ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

تعارف

امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ

ترتیب

مفتی اسد الرحمٰن چشتی

تعارفِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

سنہ پیدائش (۱۲۷۲ھ) کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام مختار ہے۔آپ کا نام مبارک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نام کے ساتھ عبد المصطفیٰ کا اضافہ فرمایا۔ جب آپ دستخط کرتے تو ''عبد المصطفیٰ احمد رضا'' لکھا کرتے۔

خوف نہ رکھ ذرا رضا تُو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بن مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں بن حافظ کاظم علی خاں بن محمد اعظم خاں بن محمد سعادت یار خاں بن محمد سعید اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہم۔

آپ کا تعلق "افغانستان" کے معزز قبیلہ" بڑہیچ پٹھان" سے ہے۔

تاریخِ ولادت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت بروز ہفتہ، 10 شوال المکرم 1272ھ، بمطابق 14، جون 1856ء، بوقتِ ظہر، "محلہ جسولی" بریلی شریف (انڈیا) میں ہوئی۔

تحصیلِ علم

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی رسمِ بسم اللہ کے بعد تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چار برس کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید ختم کرلیا۔ چھ سال کی عمر میں ماہِ ربیع الاول شریف کی تقریب میں ایک بہت بڑے اجتماع کے سامنے "میلاد شریف" کے موضوع پر ایک پر مغز اور جامع بیان کرکے علمائے کرام اور مشائخ عظام سے تحسین وآفرین کی داد وصول کی۔

ابتدائی اردو اور فارسی کی کتب پڑھنے کے بعد "میزان ومنشعب" حضرت مولانا مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھیں۔ پھر آپ نے اپنے والد ماجد سند المحققین حضرت مولانا شاہ نقی علی خان سے اکیس علوم حاصل کیے۔ "شرحِ چغمینی" کا بعض حصہ حضرت علامہ مولانا عبد العلی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔ ابتدائی "علمِ تکسیر وجفر" شیخ المشائخ حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔ علمِ

تصوف کی تعلیم استاذ العارفین مولانا سید آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔

آپ نے اپنے والد نقی علی خان سے مندرجہ ذیل اکیس علوم پڑھے:

علم قرآن، علم تفسیر، علم حدیث، اصول حدیث، کتب فقہ حنفی، کتب فقہ شافعی و مالکی و حنبلی، اصول فقہ، جدل مہذب، علم العقائد والکلام، علم نجوم، علم صرف، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم منطق، علم مناظرہ، علم فلسفہ مدلسہ، ابتدائی علم تکحیہ، ابتدائی علم ہیئت، علم حساب تا جمع، تفریق، ضرب، تقسیم، ابتدائی علم ہندسہ۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم وطریقت سید آل رسول مارہروی سے حاصل کی۔ مرشد کے وصال کے بعد بعض تعلیم طریقت نیز ابتدائی علم تکسیر وابتدائی علم جفر وغیرہ سید ابو الحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمایا۔ شرح چغمینی کا بعض حصہ عبد العلی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔

پھر حسب ذیل علوم وفنون میں دسترس حاصل کی اور ان کے شیخ وامام ہوئے:

قراءت، تجوید، تصوف، سلوک، علم اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تواریخ، لغت، ادب، مع جملہ فنون، ارثماطیقی، جبر ومقابلہ، حساب ستیسنی، لوغارثمات یعنی لوگارتھم، علم التوقیت، مناظرہ، علم الاکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیئت جدیدہ یعنی انگریزی فلسفہ، مربعات، منتہی علم جفر، علم زائچہ، علم فرائض، نظم عربی، نظم

فارسی، نظم ہندی، انشاء نثر عربی، انشاء نثر فارسی، انشاء نثر ہندی، خط نسخ، خط نستعلیق، منتہی علم حساب، منتہی علم ہیئت، منتہی علم ہندسہ، منتہی علم تکسیر، علم رسم خط قرآن مجید۔

تیرہ برس دس مہینے پانچ دن کی عمر شریف میں 14 شعبان 1286ھ مطابق 19 نومبر 1869ء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ فارغ التحصیل ہوئے اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

اسی دن مسئلہ رضاعت سے متعلق ایک فتوی لکھ کر اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا۔ جواب بالکل صحیح تھا۔ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت سے فتوی نویسی کی جلیل الشان خدمت آپ کے سپرد کردی۔

حاصل کلام

حاصل کلام یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کی فہرست تو بہت مختصر ہے لیکن آپ رحمہ اللہ نے بہت سے فنون میں کتابیں لکھیں۔ سید ظفر الدین بہاری نے 1327ھ بمطابق 1909ء میں مولانا کی تصانیف کی ایک فہرست بنام **المجمل المعدد لتالیفات المجدد** مرتب فرمائی اور آخر میں ایک جدول پیش کیا، جس میں ان سبھی علوم وفنون کا نام ہے جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتابیں تصنیف کیں۔

بیعت وخلافت

آپ 1294ھ، بمطابق 1877ء کو شیخ المشائخ حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے دست پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت اور خلافت سے مشرف ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی شان میں ایک منقبت لکھی جس کا ایک شعر یہ ہے۔

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آل رسول
خوشا مردے کہ کنندش فدائے آل رسول

خدمات وخصوصیات

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک جامعہ ہیں۔ آپ کی سیرتِ مبارکہ اور کارہائے نمایاں سے قرونِ اولیٰ کے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آپ کی شخصیت ایسی جامع وکامل وعالی مرتبت ہے، جن کی علمی سطوت وشوکت اور مخالفین ودشمنانِ اسلام پر ہیبت دبدبہ ان شاء اللہ العزیز تا قیامِ قیامت اپنی پوری آب وتاب اور شان وشوکت کے ساتھ آفتاب نصف النہار کی طرح مطلعِ علم وشریعت پر چھائی رہے گی۔ آپ کی پھیلائی ہوئی شمعِ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہک پورے عالم میں پھوٹتی رہے گی اور ہر آنے والے دن کے ساتھ اس کی خوشبو اور فیض رسانی میں اضافہ

ہوتا رہے گا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مروجہ علوم دینیہ کے علاوہ ایسے علوم پر مہارت رکھتے تھے جن سے عام طور پر علماء تعلق نہیں رکھتے۔ ہر فن میں قیمتی تحقیقات وتعلیقات کا اضافہ کیا۔آپ نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں تصانیف کا یادگار ذخیرہ چھوڑا۔جدید حساب سے ان کی تعداد ایک سوبیس کے قریب ہے۔

اسی طرح مختلف علوم وفنون پر ایک ہزار سے زیادہ یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔صرف فتاوٰی رضویہ کی جدید طباعت تیس جلدوں میں ہے۔بہت سی کتب طباعت کے مراحل میں ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مدح وثنا خوانی میں حافظ شیرازی، امام بوصیری و جامی رحمۃ اللہ علیہم بلکہ حسان الہند کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔صرف "ترجمۂ کنزالایمان" دیکھ لیں تو حقائق ومعرفت کا خزینہ ہے۔ اس ترجمے میں رازی کی موشگافیاں، غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تصوف، جامی رحمۃ اللہ علیہ کی وارفتگی،،نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا تفقہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عشق ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رد بدعات، بے حیائی وخرافات، جاہلانہ رسوم ورواج کے خلاف ساری زندگی جہاد فرمایا اور سب سے زیادہ جہال کے خلاف لکھا اس کی نظیر نہیں ملتی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا علمی و فقہی مقام

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ کی کتاب الطہارۃ کے باب التیمّم میں ایک نادر فتویٰ تحریر فرمایا، جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو اکیاسی (181) ایسی چیزوں کے نام گنوائے ہیں، جن سے تیمم کیا جاسکتا ہے اس میں 74 منصوصات (یعنی وہ مسائل واحکام جنہیں فقہاءِ متقدمین نے بیان فرمادیا) اور 107 مزیدات (یعنی وہ مسائل واحکام جنہیں آپ نے اپنے اجتہاد واستنباط سے بیان فرمایا۔ اور ایک سو تیس (130) ایسی اشیاء کے نام تحریر کئے ہیں، جن سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے، ان میں 58 منصوصات اور 72 زیادات ہیں۔

اسی طرح امام احمد رضا خان بریلوی نوراللہ مرقدہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیلئے پانی کی اقسام پر بحث کرتے ہوئے ایسے پانی کی ایک سو ساٹھ (160) قسمیں بیان کی ہیں، جس سے وضو کرنا جائز ہے۔

اور وہ پانی جس سے وضو جائز نہیں، اس کی ایک سو چھیالیس (146) اقسام بیان فرمائی ہیں۔ اور اسی طرح پانی کے استعمال سے عجز کی ایک سو پچھتر (175) صورتیں بیان فرمائی ہیں۔

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کہ "باپ پر بیٹے کا کس قدر حق ہے" کے تحت احادیث مرفوعہ کی روشنی میں تفصیلی جواب

دیتے ہوئے اولاد کے ساٹھ (60) حقوق بیان فرمائے اور فرمایا کہ یہ حقوق پسر اور دختر (بیٹا اور بیٹی) دونوں کے لئے مشترک ہیں اور پھر بیٹے کے خاص پانچ حقوق لکھے اور دختر کے لئے خاص پندرہ حقوق لکھے۔ اس طرح آپ نے اولاد کے کل اسی (80) حقوق تحریر فرمائے ہیں۔

فتوی الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب میں 239 کتابوں کے حوالے دیے ہیں۔

الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ حرمت سجدہ تعظیمی پر 70 صفحات پر مفصل فتوی ہے جس میں 40 احادیث اور 150 حوالے فقہ وفتاوی کی کتابوں سے دیے ہیں۔

سماع موتیٰ کے مسئلے پر 149 صفحات پر فتوی ہے جس میں 60 احادیث اور 300 اقوال علما بطور حوالہ پیش کیے ہیں۔

جمع الصلاتین کے مسئلے پر 114 صفحات پر فتوی میں 80 احادیث اور سینکڑوں حوالے دیے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شان رسالت، فضائل ومناقب اور عقائد پر (62) کتابیں تحریر فرمائیں، حدیث اور اصول حدیث پر تیرہ (13) کتابیں، علم کلام اور مناظرہ پر (35) فقہ اور اصول فقہ پر 159 کتابیں اور متفرق باطل فرقوں کے رد میں

(400) سے زائد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ایک شہرۂ آفاق کتاب **"العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ"** جو" فتاوی رضویہ" کے نام سے مشہور ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اردو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی فرمایا، جس کا نام **" کنزالایمان"** ہے۔

خُداداد حافظہ

حضرت ابوحامد سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیل جواب کے لیے جزئیاتِ فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ ردالمحتار جلد فلاں کے فلاں صفحہ پر ان الفاظ کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ درمختار کے فلاں صفحے پر عبارت یہ ہے۔ عالمگیری میں فلاں جلد وصفحہ پر یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وہی صفحہ وعبارت پاتے جو زبان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہوتا تھا۔

علمِ ریاضی میں مہارت

علم ریاضی میں آپ یگانۂ روزگار تھے۔ چنانچہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین جو کہ ریاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا، فرمایئے! اُنہوں نے کہا، وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اُسی وقت اس کا تشفی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے انتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلہ کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا۔ اتفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیّد سلیمان اشرف صاحب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بصد فرحت و مسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔

قرآن پاک حفظ کرلیا

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا۔ چنانچہ حضرت جناب سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔ سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روز سے دور شروع کردیا جس کا وقت غالباً عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جات جو نقل کرلیے گئے تھے ان کا نام **العطایا النبویہ فی الفتاوی رضویہ** رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ جدید کی 33 جلدیں ہیں جن کے کل صفحات 22 ہزار سے زیادہ کل سوالات مع جوابات 6847 اور کل رسائل 206 ہیں۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔ قرآن وحدیث، فقہ منطق اور کلام وغیرہ میں آپ کی وسعت نظری کا اندازہ آپ کے فتاویٰ کے مطالعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔

جلیل القدر مجدد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اس امّت کیلئے ہر سو سال کے سرے پر ایک آدمی بھی بھیجے گا جو اس کیلئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

(سنن ابوداؤد، مشکوٰۃ المصابیح)

مجدد کی سب سے بڑی علامت ونشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ گزشتہ صدی کے آخر میں اس کی پیدائش اورشہرت ہوچکی ہواورموجودہ صدی میں بھی وہ مرکزعلوم و فنون سمجھا جاتا ہو۔یعنی علماءِ کرام کے نزدیک اس کے احیاءِ سنت وازالہ بدعت اور دیگر خدماتِ دینیہ کا خوب چرچا اورشہرت ہو۔

علماء کرام کی بیان کردہ علامات کے سو فیصد مصداق اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔جن کو حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عرب وعجم کے ممتاز علماءِ کرام اور مشائخِ عظام نے چودھویں صدی کے مجدد کے عظیم لقب سے پکارا ہے۔

اس لئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 10 شوال المکرم 1272ھ میں ہوئی اور آپ کا وصال 25 صفر المظفر 1340ھ میں ہوا۔یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تیرہویں صدی میں ستائیس سال، دو مہینے اور بیس دن پائے۔جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ

کے علوم وفنون، درس وتدریس، تالیف وتصنیف، افتاء اور وعظ وتقریر کا شہرہ ہندوستان سے عرب وعجم تک پہنچا اور چودہویں صدی میں چالیس سال ایک مہینہ اور پچیس دن پائے۔ جس میں حمایت دین، نکایت مفسدین، احقاق حق وازہاق باطل، اعانت سنّت اور اماتت بدعت کے فرائض منصبی کو کچھ ایسی خوبی اور کمال کے ساتھ آپ نے سرانجام دیا جو آپ کے جلیل القدر مجدد ہونے پر شاہد ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ چودہویں صدی کے مجدد اور ہمارے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔

زیارتِ حرمین شریفین

1295ھ بمطابق 1878ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے ہمراہ پہلی بار حج بیت اللہ کیلئے حاضر ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران مشہور شافعی عالم دین حضرت "شیخ حسین بن صالح" آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی تحسین وتکریم فرمائی، انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حیرت انگیز کارنامہ دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک دن میں ان کی کتاب **"الجوہرۃ المضیۃ"** کی شرح نہایت فصیح وبلیغ عربی میں **"النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المضیۃ"** کے نام سے تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں کچھ تعلیقات اور حواشی کا اضافہ فرمایا اور اس کتاب کا تاریخی نام **"الطرۃ الرضیۃ فی**

النیرۃ الوضیۃ" تجویز فرمایا۔

اسی طرح 1322ھ بمطابق 1905ء میں دوبارہ زیارت حرمین شریفین کے لیے گئے تو وہاں کے علماء کبار کیلئے نوٹ (کرنسی) کے ایک مسئلے کا حل "**کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم**" کے نام سے تحریر فرمایا۔ اس کے علاوہ ایک کتاب **الدولۃ المکیّہ** بھی تحریر فرمائی، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے اثبات پر عالمانہ اور محققانہ بحث فرمائی اور قرآن واحادیث کی روشنی میں ثابت فرمایا۔

عالَم بیداری میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارتِ نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعت لکھی جس کے مطلع میں دامن رحمت سے وابستگی کی امید دکھائی ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مقطع میں مذکورہ واقعہ کی کیفیت کے پیش نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مصرع ثانی میں بطور عاجزی اپنے لیے کتے کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

یہ نعت عرض کر کے دیدار کے اِنتظار میں مؤدب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور سر کی آنکھوں سے بیداری میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے القاب

بعض دانشور اور اہل علم حکومت کی خوشنودی حاصل کر کے لقب و خطاب حاصل کرتے ہیں اور بعض حکومتی علمی، ادبی، اور سماجی ادارے ان کے کارناموں کی وجہ سے لقب وخطاب عطا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی بھی طرح لقب وخطاب یا نام ونمود کی پرواہ نہیں کرتے، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو بے نام ونشان سمجھتے ہیں۔ انہیں مٹانے والے خود مٹ جاتے ہیں اور جن کے عشق میں یہ بے نام ونشان لوگ مٹ جاتے ہیں وہ انہیں ایسا چمکاتے ہیں اور ایسا نام ونشان عطا کرتے ہیں کہ انکی چمک اور ان سے ضیاء حاصل کرنے والے ذرے بھی آفتاب و ماہتاب بن جاتے ہیں اور ان کے نام لیوا شہرت و ناموری کے بام رفعت پر کمندیں

ڈالتے ہیں اور آسمان شہرت پر اپنی عظمت کا پھریرہ لہراتے ہیں۔

ایسی ہی شخصیات میں ایک شخصیت اسلامی چودہویں صدی کے عظیم مجدد، بریلی کے فاضل امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔ان کی حیات ظاہری میں عجم ہی نہیں بلکہ عرب کے مشاہیر نے ایک سے بڑھ کر ایک باوقار، پاکیزہ اور حسن القاب وآداب سے یاد کیا اور آج بھی نامورانِ زمانہ انہیں گراں قدر مطہر اور منور القاب سے یاد کرتے چلے جارہے ہیں، حالانکہ انہوں نے خود کو سدا بے نام ونشان ہی سمجھا۔لیکن یہ بھی یقین تھا کہ

بے نشانوں کا نشان مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یہ تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا انکسار تھا ورنہ امام کا نام تو حق و باطل کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی کسوٹی ہے، اگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا نام سن کر چہرے پر خوشی طاری ہوجائے تو سمجھ لیجئے غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور اگر پیشانی پر کوئی شکن آجائے تو جان جایئے کہ بدمذہب اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

لقب اعلیٰ حضرت کی تحقیق

اعلیٰ حضرت جو حقیقتاً ان کا نام نہیں بلکہ لقب ہے۔لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عَلَم بن کر رہ گیا۔اور ان کے نام نامی اسم گرامی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔اور آج جب بھی

لفظ اعلیٰ حضرت سماعت کے جہاں میں داخل ہوتا ہے تو ذہن بریلی کے فاضل امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہی کی طرف مبذول ہو جاتا ہے۔

یہ بات کلی طور پر پایہ تحقیق کو نہیں پہنچ سکی کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی بار کب اور کس نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہا۔ البتہ یہ بات ضرور ثابت ہے کہ انہیں ان کی حیات میں ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہا، اور لکھا جانے لگا تھا، تحفہ حنفیہ پٹنہ کے شماروں سے پتہ چلتا ہے کہ 1323ء سے آپ کے لئے ''اعلیٰ حضرت'' لکھا جانا شروع ہوا۔ تحفہ حنفیہ جلد 9 پرچہ نمبر 4 بابت ماہ ربیع الآخر 1323ء میں امام احمد رضا احمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے'' مجدد مائۃ حاضرہ، موئید ملت طاہرہ، جامع معقول و منقول، حاوی فروغ و اصول، عالم اہلسنت، اعلیٰ حضرت، اعلم علمائے زماں، مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ رب العالمین وصانہ عن شرورالحاسدین لکھا گیا۔

فتاوٰی رضویہ کی مختلف جلدوں میں بھی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مریدین نے ''اعلیٰ حضرت'' لکھا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد ششم، رسالہ حجب العوار عن مخدوم بہار) اور ''اعلیٰ حضرت'' کے ساتھ عظیم البرکت بھی لکھا گیا ہے۔ ممکن ہے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو 1323ھ 1905ء سے پہلے بھی ''اعلیٰ حضرت'' کہا گیا ہو۔؟ کیونکہ انہیں 1318ھ 1900ء میں پٹنہ کے روندوہ کے اجلاس میں پہلی بار حضرت علامہ مولانا عبدالمقتدر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے مشاہیر علماء فضلاء

کی موجودگی میں مجدد کہا تھا الفاظ اس طرح ہیں۔

جناب عالم اہلسنت، مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(دبدبہ سکندری رام پور 11 اکتوبر 1948ء ص 5 ''چودہویں صدی کے مجدد'' از علامہ ظفر الدین قادری ص 11)

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اعلیٰ حضرت کہے جانے پر حاسدین و اعدائے دین کو سخت اعتراض ہے۔ حالانکہ ظالمان زمانہ نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کو اعلیٰ حضرت کہا اور لکھا ہے۔ اور عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی تالیف تذکرۃ الخلیل میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔ یہی دنیا ساز دین کے دشمن رام پور اور حیدر آباد کے نوابین کو تو بڑے فخر سے اعلیٰ حضرت کہا کرتے تھے۔ لیکن جب ایک غیرت مند عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ایک غلام مصطفی، عبد مصطفی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو اعلی حضرت کہا جاتا ہے تو جل اٹھتے ہیں۔

لفظ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ایسا نام اور آپ کی ایسی پہچان بن گیا ہے۔ جو امر ہے۔ زندہ ہے۔ اور رہتی دنیا تک چودہویں صدی ہجری کے اس مجدد عاشق مصطفیٰ اور عبد مصطفی کو زمانہ ''اعلی حضرت'' کہہ کر یاد کرتا رہے گا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب مجدد

ویسے تو کوئی لقب نہیں۔ بلکہ ایک منصب ہے اور صدی کے علماء اور مشائخ اس کو مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ جو کارنامہ تجدید انجام دیتا ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے تو کارنامہ تجدید کی شاہراہ پر چودہ سال کی عمر بارہ سو چھیاسی میں ہی قدم رکھ دیا تھا اور تیرہ سو ایک ہجری لگتے ہی اپنی اپنی منزل پالی تھی، البتہ اس کے اٹھارہ سال بعد تیرہ سو اٹھارہ ہجری میں ان کی مجددیت کا اعلان سب سے پہلے حضرت مولانا عبد المقتدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔

پٹنہ کے اجلاس 1418ھ 1911ء میں مشاہیر علماء وفضلاء کی موجودگی میں حضرت مولانا عبد المقتدر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رضا کو مجدد فرمایا اور سب نے اس لقب طیب کو بخوشی قبول کیا۔

علماء حرمین کی طرف سے مجدد کا لقب

جب امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ 1324ھ 1905ء میں دوسرے حج اور زیارت کے لئے تشریف لے گئے تو حرمین شریفین کے متعدد علماء کرام ومشائخ عظام نے انہیں مجدد کہا۔

چند اسماء حسب ذیل ہیں ۔۔!

سید اسماعیل بن خلیل رحمۃ اللہ علیہ، سید حسین بن علامہ عبد القادر طرابلسی مدرس مسجد نبوی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، شیخ موسیٰ علی شامی، سید احمد علی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔

شیخ حسین کی طرف سے لقب ضیاء الدین

لقب ضیاء الدین احمد امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ جب پہلی مرتبہ 1395 ھ میں والدین کے ہمراہ حج وزیارت کے لئے گئے تو حرمین شریفین کے متعدد علماء اور مشائخ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ و مختلف قسم کی اسناد عطا فرمائیں۔

ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز مغرب مقام ابراہیم میں ادا کی، بعد نماز امام شافعیہ حضرت حسین بن صالح جمال اللیل نے بلا تعارف سابق آپ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دولت خانہ تشریف لے گئے اور دیر تک آپ کی پیشانی کو پکڑ کر فرمایا!

انی لاجد نور اللہ فی ھذا الجبین بے شک میں اللہ کا نور اس پیشانی میں پاتا ہوں۔

پھر صحاح ستہ اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دست مبارک سے لکھ کر عنایت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا نام **ضیاء الدین احمد** ہے

(الاجازات المتینہ، از امام احمد رضا)

علمائے حرمین شریفین کے عطا کردہ القاب

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ''المعتقد المنتقد، کفل الفقیہ الفاہم، فتاوٰی الحرمین، حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ پر حرمین شریفین کے علماء کرام نے تقاریظ تحریر فرمائی ہیں۔ انہیں خصوصیت کے ساتھ حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ میں ان صاحبان علم و فضل نے مجدد اسلام امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے پاکیزہ باوقار اور خوبصورت القاب و آداب سے نوازا ہے۔ یہاں ہم انہی القاب کو پیش کریں گے، جو لقب کی حیثیت کے حامل ہیں اور چند الفاظ تک محدود ہیں۔

شیخ ابوالخیر احمد میرداد مسجد الحرام مکہ مکرمہ:

باریکیوں کا خزانہ، معرفت کا آفتاب، علمی مشکلات ظاہری و باطنی کھولنے والا۔

علامہ شیخ صالح کمال مکہ مکرمہ:

عالم علام، فضائل کا دریا، مولانا محقق، زمانے کی برکت، عمائد علماء کی آنکھوں کی ٹھنڈک۔

علامہ شیخ ابن صدیق کمال:

روشن ستارہ استاذ معظم سردار و پیشوا، گردن وہابیہ پر تیغ براں۔

علامہ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی مکہ مکرمہ:

علامہ عالم جمیل ، دریائے ذخار ، سردار فضل، کثیر الاحسان ، دریائے بلند ہمت، ذہین ودانشمند بحر ناپیدا کنار، صاحب ذکاء کثیر الفہم۔

سید اسماعیل خلیل محافظ کتب حرم مکہ مکرمہ:

منقبتوں اور فخروں والا ، یکتائے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ۔

علامہ پیر مرزوقی ابو حسین مکہ شریف:

نور کے اونچے ستون والا، معرفت کا دریا، سیراب ذہن والا، طاقتور زبان والا، دریائے منطق۔

علامہ محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ:

علمائے مشاہیر کا سردار، معزز فاضلوں کا مایہ افتخار، صاحب عدل عالم باعمل، اسلام کی سعادت، محمود سیرت، صاحب احسان۔

علامہ محمد علی مالکی بن شیخ حسین مالکی، مکہ شریف:

دائرہ علوم کا مرکز، مسلمانوں کا یاور، راہ پایوں کا نگہبان، سعد الدین، مولیٰ المعارف والہدیٰ عضد ہدایت۔

علامہ شیخ السعد بن دہلان مکی:

نادر روزگار، خلاصہ لیل ونہار۔

مولانا شیخ عبدالرحمٰن دہلان مکی:

علامہ زماں، یکتائے روزگار۔

علامہ احمد حنفی مکی:

فخر اکابر، پرہیزگار فاضل۔

علامہ محمد صالح بن محمد افضل مکی:

عالم فاضل، ماہر کامل، باریک فہموں والا، بلند معنوں والا۔

علامہ محمد احمد حامد مکی:

معتمد پیشوا، فاضل تبحر۔

علامہ محمد سعید شیخ الدلائل مدینہ منورہ:

کثیر العلم، دریائے عظیم الفہم

علامہ محمد بن احمد عمری:

مرشد محقق، کثیر الفہم، اللہ کی عطاؤں والا، دین کا نشان وستون، عرفان و

معرفت والا۔

علامہ عباس رضوان مدینہ منورہ:

علامہ امام، تیز ذہن، بالا ہمت، یکتائے دہر۔

علامہ محمد بن سوس خیاری مدینہ شریف:

علامہ محقق، فہامہ مدقق انسان کامل، عالم فاضل۔

علامہ سید الشریف احمد برزنجی مدینہ شریف:

صاحب تحقیق و تنقیح وتدقیق وتزئین، عالم اہلسنت و جماعت۔

علامہ محمد سعید بن محمد بالفیل مکہ شریف:

امام کامل۔

علامہ شیخ سعید محمد بن واصح حسینی مدینہ شریف:

فخر ہندوستان۔

علامہ شیخ احمد الجزائری مدینہ منورہ:

علامہ زماں، یکتائے روزگار، سرچشمہ معرفت۔

علامہ شیخ حسین بن علامہ سید عبد القادر طرابلسی مدینہ منورہ:

حامی ملت محمدیہ طاہرہ، مجدد مائۃ حاضرہ، میرے استاذ اور پیشوا۔

علامہ محمد کریم اللہ مہاجر مدنی:

امام بزرگ محقق نکتہ رس، اس زمانے کے مجدد۔

علامہ شیخ محمد مختار بن عطارد الجاوی مکہ مکرمہ:

علمائے محققین کا بادشاہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات سے ایک معجزہ، یگانہ امام۔

علامہ شیخ مصطفی بن تارزی ابن عزوز مدینہ منورہ:

استاذ کامل، برستی گھٹا، فائدہ رساں۔

علامہ شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی دردیری مدنی:

امام الائمہ، ملت اسلامیہ کے مجدد، نور یقین۔

لقب محدث بریلوی

حضرت مسعود ملت ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے محدث بریلوی نام سے امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ کی حیات و شخصیت پر کتاب لکھی۔ اس کے بعد چند پاکستانی اہل قلم نے بھی انہیں محدث بریلوی لکھنا شروع کر دیا۔

لقب فقیہ العصر، سرتاج الفقہاء

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے فقیہ العصر نام سے امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ کی فقاہت پر رسالہ لکھا۔

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا سرتاج الفقہاء کے نام سے امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ کی فقاہت پر ایک دوسرا رسالہ ہے۔ سرتاج الفقہاء امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ کی شخصیت کے شایان شان ہے۔

لقب چشم و چراغ خاندان برکاتیہ

مارہرہ مطہرہ، خانوادہ برکاتیہ کے ایک عظیم و جلیل شہزادے حضرت سید آل رسول حسنین قادری صاحب نے امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ کو ''چشم و چراغ خاندان برکاتیہ'' لکھا۔

(المیز ان امام احمد رضا 1976ء ص 235)

لقب مجدد اعظم

خانوادہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے چشم و چراغ محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو "مجدد اعظم" کہا۔

(المیزان نمبر ص 241)

لقب شاہ ملک سخن

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لقب **ملک سخن کا شاہ** ہے۔

ملک سخن شاہی تم کو "رضا" مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

لقب واصف شاہ ہدیٰ

پروفیسر ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو "واصف شاہ ہدیٰ" کہا۔ (المیزان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نمبر ص 240)

حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے آپ کو واصف شاہ ہدیٰ کہا ہے۔ شعر ملاحظہ کیجئے!

یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں نہیں
ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

لقب امام نعت گو یاں

مولانا اختر الحامدی صاحب مرحوم (کراچی) نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو **امام نعت گو یاں** لکھا ہے۔

لقب قبلہ اہل دل

ڈاکٹر نسیم قریشی مرحوم شعبہ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو **قبلہ اہل دل** لکھا۔

(المیز ان امام احمد رضا نمبر ص549)

لقب شیخ الاسلام والمسلمین

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب نور اللہ مرقدہ رحمۃ اللہ علیہ نے **شیخ الاسلام والمسلمین** سے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (1340ھ) کا تاریخی مادہ استخراج کیا تھا۔اب یہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک لقب بن گیا ہے۔اور انہیں **شیخ الاسلام والمسلمین** بھی لکھا جاتا ہے۔

لقب فاضل بریلوی

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ابتداء سے ہی فاضل بریلوی کہا اور لکھا جا رہا ہے ۔آج جب بھی فاضل بریلوی کہا اور لکھا جاتا ہے تو ذہن امام احمد رضا ہی کی طرف جاتا ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف القاب

اعلیٰ حضرت ، حجۃ اللہ فی الارض ، علم و فضل کے دائرہ کا مرکز ، صاحب تحقیق و تدقیق و تنقیح ، فخر السلف ، بقیۃ الخلف ، اکابر اور عمائد علماء کی آنکھوں کی ٹھنڈک ، زمانے کی برکت ، آفتاب معرفت محمود سیرت ، اسلام کی سعادت ، دریائے بلند ہمت ، اپنے زمانے اور اگلے وقتوں کا زر ، نور کے اونچے ستون والا ، صاف ستھرا نہایت کرم والا ، اللہ کی عطا کردہ اور سیراب ذہن والا ، بلند معنوں باریک فہموں والا ، فخروں اور منقبتوں والا ، مشکلات علم کا کشادہ کرنے والا ، علموں کی مشکلات ظاہر و باطن کو کھولنے والا ، طاقتور قلم اور زبان والا ، دین کا نشان و ستون ، جامع علوم و فنون ، عالم جمیل و جلیل ، فاضل نبیل ، عالم باعمل ، صاحب عدل ، مینار فضل ، علامہ

فاضل و کامل، پرہیز گار فاضل، محیط کامل، امام کامل، ولی کامل، قبلہ اہل دل قطب ارشاد، فاضلوں کا مایہ افتخار، علمائے مشاہیر کا سردار ، ذہین اور دانشمند عالم یگانہ استاذ ماہر، فخر اکابر، شیوہ بیان شاعر، یکتائے روزگار نادر روزگار ، خلاصہ لیل و نہار، دریائے ذخار، چراغ خاندان برکاتیہ ، امام الائمہ، نور یقین، شیخ الاسلام والمسلمین، استاذ معظم، مجدد اعظم، شاہ ملک سخن، امام اہلسنت، عظیم العلم، موئید ملت طاہرہ، مجدد ملت حاضرہ، محدث بریلوی، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

خلاصہ

عرب عجم کے علماء، قلم کار اور دانشوروں نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب حسین انداز میں بیان کئے ہیں اور بڑے ہی باوقار اور خوبصورت القاب وآداب سے یاد کیا ہے۔ سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے چاہنے والے انہیں برابر بہتر سے بہتر القاب وآداب سے یاد کرتے چلے جارہے ہیں۔ شعراء ان کے اوصاف کے بلیغ اظہار میں تراکیب سازی بھی کررہے ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شادی و اولاد

تعلیم مکمل ہو جانے کے بعد اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شادی ۱۲۹۱ھ میں افضل حسین صاحب کی بڑی صاحبزادی "ارشاد بیگم" صاحبہ سے ہوئی ۔ شیخ صاحب موصوف شیخ عثمانی تھے۔اور انکے والد ماجد کا نام شیخ احمد حسین تھا۔

حضرت مولانا حسنین رضا خان ابن مولانا حسن رضا خان براد اوسط اعلی حضرت اپنی کتاب **سیرت اعلی حضرت مع کرامات** میں تصنیف فرماتے ہیں۔

اعلی حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سات اولادیں ہوئیں۔

دوشہزادے،حضرت مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب ملقب بلقب حجۃ الاسلام، حضرت مولانا الشاہ مفتی مصطفی رضا خاں صاحب ملقب بلقب مفتی اعظم ہوئے۔

پانچ صابزادیاں، پہلی اور بڑی صاحبزادی مصطفائی بیگم، انکی شادی اعلی حضرت کے بھانجے جناب حاجی شاہد علی خان سے ہوئی۔ انکی صرف ایک لڑکی ہوئی عزو بی بی، جو مولوی سردار علی خاں سے منسوب ہوئیں۔ یہ صاحبزادی اعلی حضرت کی حیات میں ہی فوت ہوگئیں۔

دوسری صاحبزادی کنیز حسن، جن کو منجھلی بیگم کہتے ہیں، انکی شادی جناب حمید

اللہ خاں صاحب ولد حاجی احمد اللہ خاں صاحب رئیس شہر کہنہ سے ہوئی۔ انکی دو اولادیں ہوئیں۔عتیق اللہ خاں اور ایک صاحبزادی رفعت جہاں بیگم۔

تیسری صاحبزادی کنیز حسن، جن کو سنجھلی بیگم کہتے ہیں۔ جناب حکیم حسین رضا خاں صاحب ابن مولانا حسن رضا خاں صاحب سے منسوب ہوئیں۔امام اہل سنت کے وصال سے اکیس دن بعدان کا انتقال ہوا۔انکے تین لڑکے ہوئے۔

۱۔مرتضی رضا خاں۔ ۲۔مولوی ادریس رضا خاں۔ ۳۔جرجیس خاں۔

چوتھی صاحبزادی کنیز حسنین عرف چھوٹی بیگم انکی شادی مولوی حسنین رضا خاں صاحب ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں سے ہوئی۔انکی صرف ایک لڑکی ہوئی شمیم بانو، جو جرجیس میاں کو منسوب ہوئیں۔

پانچویں صاحبزادی مرتضائی بیگم عرف چھوٹی بنو، مجید اللہ خاں پسر خرد جناب حاجی احمد اللہ خاں صاحب رئیس شہر کہنہ سے منسوب ہوئیں۔ان کے تین لڑکے رئیس میاں، سعید میاں، فرید میاں اور دو لڑکیاں مجتبائی بیگم اور مقتدائی بیگم ہیں۔

حضرت حجۃ الاسلام کی شادی پھوپھی زاد بہن کنیز عائشہ ہمشیرہ جناب حاجی شاہد علی خاں صاحب سے ہوئی۔ان کے چھ اولادیں ہوئیں۔دو صاحبزادے حضرت علامہ مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب عرف جیلانی میاں ملقب بلقب مفسر اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا حماد رضا خاں عرف نعمانی میاں، اور چار لڑیاں، ام کلثوم زوجہ حکیم

حسین رضا خاں، کنیز صغری بیگم زوجہ تقدس علی خاں، رابعہ بیگم عرف نوری زوجۂ مشہود علی خاں، سلمی بیگم زوجۂ مشاہد علی خاں۔

حضرت علامہ مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا خان صاحب کی شادی چھوٹے چچا مولانا محمد رضا خاں صاحب کی اکلوتی صاحبزادی سے ہوئی۔ اسی لئے مولانا محمد رضا خاں صاحب عرف ننھے میاں سے انکو اپنی اولاد کی طرح رکھا، اور شادی کے بعد انکا رہنا سہنا سب چچا جان کے مکان پر رہا۔ انکی سات صاحبزادیاں ہوئیں۔ اور ایک لڑکا جو کمسنی ہی میں داغ مفارقت دے کر راہی ملک بقا ہوا۔

وصال مبارک

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک بروز جمعۃ المبارک 25 صفر المظفر 1340ھ، بمطابق 28 اکتوبر 1921ء کو دن دو بج کر 38 منٹ پر عین اذانِ جمعہ کے وقت ہوا۔ آپ کا مزارِ پرانوار بریلی شریف (انڈیا) میں مرجعِ خلائق ہے۔

مفتی اسد الرحمٰن چشتی

03016591366